دشمنی صرف یہود ہی سے کیوں؟

ازقلم : انجینئر نوید احمد   پیشکش pdf format از www.hamditabligh.net

قرآنِ حکیم میں کم از کم سات مقامات پر مسلمانوں کو منع فرمایا گیا کہ وہ کفار سے دوستی نہ کریں۔اسی طرح کم از کم چھ مقامات پر کفار سے دوستی کی مذمت کی گئی۔کفار سے دوستی کی ممانعت یا اس کی مذمت کی اصل وجہ وہ فرق ہے جو نبی کریم ﷺ کے حوالے سے مسلمان اور کفار کے درمیان ہے۔نبی کریم ﷺ نے یہ دعویٰ فرمایا کہ ''اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں (الاعراف:158)۔ایک مسلمان آپ ﷺ کے دعویٰ کو سچا تسلیم کر کے اس کی تصدیق کرتا ہے اور ایک کافر اسے جھوٹ قرار دے کر اس کی تکذیب کرتا ہے۔ظاہری بات ہے کہ ایسے شخص سے جو اُس ہستی کو جھوٹا سمجھے جسے ایک مسلمان تمام انسانوں میں افضل ترین ہستی سمجھتا ہے، دوستی کیسے ممکن ہے؟ البتہ بعض احباب یہ سوال کرتے ہیں کہ قرآن نے تو تمام کفار سے دوستی سے منع فرمایا، تو پھر صرف اسرائیل یا یہود کے ساتھ دوستی سے ممانعت پر زیادہ زور کیوں دیا جاتا ہے؟ جواب اس سوال کا یہ ہے کہ قرآن نے ہر ایسی کافر قوم سے دوستی سے منع فرمایا ہے جو اسلام یا مسلم دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہو ﴿اِنَّمَا یَنۡھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیۡنَ قٰتَلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَاَخۡرَجُوۡکُمۡ مِّنۡ دِیَارِکُمۡ وَظٰھَرُوۡا عَلٰۤی اِخۡرَاجِکُمۡ اَنۡ تَوَلَّوۡھُمۡ ۚ وَمَنۡ یَّتَوَلَّھُمۡ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوۡنَ﴾ (الممتحنة:9)۔اگر کافروں کا کوئی گروہ مسلمانوں یا اسلام کے خلاف ایسی سرگرمی کا ارتکاب نہ کر رہا ہو تو اس کے ساتھ حسنِ سلوک یا برابری کی بنیاد پر رسمی و کاروباری تعلقات رکھے جا سکتے ہیں ﴿اِنَّمَا یَنۡھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیۡنَ قٰتَلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَاَخۡرَجُوۡکُمۡ مِّنۡ دِیَارِکُمۡ وَظٰھَرُوۡا عَلٰۤی اِخۡرَاجِکُمۡ اَنۡ تَوَلَّوۡھُمۡ ۚ وَمَنۡ یَّتَوَلَّھُمۡ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوۡنَ﴾ (الممتحنة:8)۔البتہ مسلمان کی قلبی دوستی صرف اور صرف مسلمان ہی کے ساتھ ہو سکتی ہے ﴿اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تُتۡرَکُوۡا وَلَمَّا یَعۡلَمِ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ جٰھَدُوۡا مِنۡکُمۡ وَلَمۡ یَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ وَلَا رَسُوۡلِہٖ وَلَا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَلِیۡجَۃً ؕ وَاللّٰہُ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ﴾ (التوبة:16)۔یہود کے ساتھ دوستی کی ممانعت پر جو زیادہ زور دیا جاتا ہے اس کی وجوہات از روئے قرآنِ مجید حسبِ ذیل ہیں:

1- یہود کا اعلانیہ عقیدہ ہے کہ اصل انسان صرف یہود ہیں۔بقیہ تمام لوگ گویم یا جینٹائل (Gentile) ہیں جو یہود کی خدمت کے لئے پیدا کیے گئے ہیں اور ان کا استحصال کرنا یہود کے لئے کوئی جرم نہیں۔قرآنِ حکیم میں یہود کے الفاظ نقل کیے گئے کہ: لَیۡسَ عَلَیۡنَا فِی الۡاُمِّیّٖنَ سَبِیۡلٌ (آلِ عمران:75) ''غیر یہود کے ساتھ معاملہ میں ہم سے کوئی مواخذہ نہیں۔'' اس آیت کی تفسیر میں مولانا مودودیؒ تفہیم القرآن میں لکھتے ہیں:

''یہ محض یہودی عوام ہی کا جاہلانہ خیال نہ تھا، بلکہ اُن کے ہاں کی مذہبی تعلیم بھی یہی کچھ تھی' اور ان کے بڑے بڑے مذہبی پیشواؤں کے فقہی احکام ایسے ہی تھے۔بائبل قرض اور سُود کے احکام میں اسرائیلی اور غیر اسرائیلی کے درمیان صاف تفریق کرتی ہے

(استثناء ۱۵:۱-۳،۲۳:۲۰)۔ تالمود میں کہا گیا ہے کہ اگر اسرائیلی کا بیل کسی غیر اسرائیلی کے بیل کو زخمی کر دے تو اس پر کوئی تاوان نہیں، مگر غیر اسرائیلی کا بیل اگر اسرائیلی کے بیل کو زخمی کرے تو اس پر تاوان ہے۔ اگر کسی شخص کو کسی جگہ کوئی گری پڑی چیز ملے تو اسے دیکھنا چاہیے کہ گردو پیش آبادی کن لوگوں کی ہے۔ اگر اسرائیلیوں کی ہو تو اسے اعلان کرنا چاہیے، غیر اسرائیلیوں کی ہو تو اسے بلا اعلان وہ چیز رکھ لینی چاہیے۔ ربّی اشماعیل کہتا ہے کہ اگر اُمّی اور اسرائیلی کا مقدمہ قاضی کے پاس آئے تو قاضی اگر اسرائیلی قانون کے مطابق اپنے مذہبی بھائی کو جِتوا سکتا ہو تو اِس کے مطابق جِتوائے اور کہے کہ یہ ہمارا قانون ہے۔ اور اگر اُمّیوں کے قانون کے تحت جِتوا سکتا ہو تو اُس کے تحت جِتوائے اور کہے کہ یہ تمہارا قانون ہے۔ اور اگر دونوں قانون ساتھ نہ دیتے ہوں تو پھر جس حیلے سے بھی وہ اسرائیلی کو کامیاب کرسکتا ہو کرے۔ ربّی شمواہل کہتا ہے کہ غیر اسرائیلی کی ہر غلطی سے فائدہ اٹھانا چاہیے (تالمودِک مِسّلینی، پال آئزک ہرشوں، لندن ۱۸۸۰ء صفحات ۳۷،۲۱۰،۲۲۱)۔''

اپنے اسی عقیدے کی بنا پر یہود نے ہر دور میں غیر یہود کے خلاف سازشیں کی۔ اسی وجہ سے امریکہ میں 1769ء میں دستوری کنونشن کے دوران یہودیوں کے امریکہ میں داخلے کے بارے بحث کرتے ہوئے بنجمن فرینکلن نے کہا :

''ریاست ہائے متحدہ امریکہ عظیم خطرے سے دوچار ہے۔ یہ عظیم خطرہ یہودی برادری سے ہے۔ یہود جہاں بھی گئے، اخلاق کی سطح پست ہوگئی اور کاروباری دیانت معدوم ہوگئی۔ یہ لوگ بالکل الگ تھلگ اجنبیوں کی طرح رہتے ہیں اور اندرونِ خانہ اپنی الگ ریاست قائم کر لیتے ہیں۔ جب انہیں راہ راست پر لانے کی کوشش کی جاتی ہے تو یہ معاشی طور پر اس قوم کا گلا دبا دیتے ہیں۔ پرتگال اور اسپین کی مثال آپ کے سامنے ہے۔ اپنی اس بدنصیبی پر ماتم کرتے ہوئے انہیں سترہ سو سال سے زیادہ ہو گئے ہیں کہ انہیں اپنے دیس سے نکلنا پڑا تھا۔ لیکن اگر انھیں فلسطین واپس دلوا دیا گیا اور ان کی جائیدادیں بھی انہیں لوٹا دی گئیں، یہ کوئی نہ کوئی بہانہ تراش لیں گے اور یہیں گھسے رہیں گے۔ وجہ یہ کہ دوسروں کا خون چوسنا اُن کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے۔ اس لئے یہ اکیلے رہ نہیں سکتے۔ ان کا ایسے لوگوں میں رہنا مجبوری ہے جو ان کی نسل سے نہ ہوں۔

اگر انہیں امریکہ سے سو سال کے اندر نکال نہ دیا گیا تو نہ ہمارے جان و مال محفوظ رہیں گے نہ آزادی۔ جو ملک ہم نے اپنا خون دے کر قائم کیا ہے یہ لوگ اس کی شکل ہی بدل کر رکھ دیں گے اور الٹا ہمارے اُوپر حکمران بن کر بیٹھ جائیں گے۔ اور اگر یہ لوگ دو سو سال تک یہاں رہ گئے تو ہماری نسل آئندہ ان کی غلام ہوگی جو ان کی خاطر کام پر لگی ہوگی اور یہ بیٹھ کر کھا رہے ہوں گے۔

میری بات کان کھول کر سُن لو! اگر تم نے انہیں یہاں سے نکالنے میں سستی برتی تو آئندہ آنے والی نسلیں تمہیں تمہاری قبروں میں بھی معاف نہیں کریں گی۔ ان کی دس نسلیں بھی ہمارے ساتھ بیت جائیں لیکن یہ اپنے کرتوتوں سے باز نہیں آئیں گے۔ چیتا

جہاں گھس جائے وہاں سے نہیں نکلتا۔ یہودی اس سرزمین پر خطرہ ہیں۔ یہ ہمارے اداروں کو تباہ کردیں گے۔انہیں دستور کے ذریعے یہاں سے بے دخل کردیجئے۔"

موجودہ حالات شاہد ہیں کہ بنجمن فرینکلن کے خدشات درست ثابت ہوئے۔"فرنگ کی رگِ جاں پنجۂ یہود میں ہے" کے مصداق آج امریکہ یہودی بینکرز کے شکنجہ میں کسا ہوا ہے اور امریکی قیادت یہود کی آلۂ کار بننے پر مجبور ہے۔افغانستان وعراق میں امریکہ کا جانی و مالی نقصان ہورہا ہے لیکن درحقیقت فائدہ اسرائیل کو پہنچ رہا ہے اور Greater Israel کے قیام کی راہ ہموار ہورہی ہے۔

2- سورۂ مائدہ آیت 82 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ﴾ کہ تم مسلمانوں کی دشمنی میں سب سے زیادہ شدت پاؤ گے یہود اور مشرکین میں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ عیسائی تو ہر دور میں نبی کریم ﷺ کی عظمت کا اعتراف کرتے رہے ہیں۔شاہ نجاشی،قیصرِ روم، ڈاکٹر مائیکل ہارٹ اور موریس بوکائے وغیرہ نے نبی کریم ﷺ کی صداقت کی جس طرح گواہی دی وہ بے مثال ہے۔لیکن یہود میں سے یہ توفیق شاذونادر ہی کسی کو ہوئی ہے۔

3- قرآن نے منع فرمایا ہے کہ مسلمان، مسلمان کے مقابلہ میں کفار کو دوست نہ بنائیں ﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ﴾ (آلِ عمران:28)، ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا﴾ (النساء:144)۔یہودیوں نے فلسطینی مسلمان بھائیوں کو ان کے علاقوں سے بے دخل کرکے اسرائیل بنایا اور وہ گذشتہ کئی سالوں سے مسلسل ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں۔ایسے میں یہود سے دوستی قرآن کے احکامات کی کھلم کھلاّ خلاف ورزی ہے۔

4- قرآن نے جا بجا یہود کی ایسی مذمت کی جو کسی اور کافر قوم کی نہیں کی۔ چار بار قرآن میں انہیں "مغضوب قوم" قرار دیا گیا: ﴿وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۗ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ۗ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۚ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ﴾ (البقرة:61) ﴿بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

بَغْیاً اَنْ یُنَزِّلُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ ج فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ ط وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ﴾ (البقرۃ: 90)،﴿ضُرِبَتْ عَلَیْھِمُ الذِّلَّۃُ اَیْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰہِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَضُرِبَتْ عَلَیْھِمُ الْمَسْکَنَۃُ ط ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَیَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ ط ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ﴾(آلِ عمران: 112)، ﴿قُلْ ھَلْ اُنَبِّئُکُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِکَ مَثُوْبَۃً عِنْدَ اللّٰہِ ط مَنْ لَّعَنَہُ اللّٰہُ وَغَضِبَ عَلَیْہِ وَجَعَلَ مِنْھُمُ الْقِرَدَۃَ وَالْخَنَازِیْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ط اُولٰٓئِکَ شَرٌّ مَّکَاناً وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ﴾ (المائدۃ:60)۔ پانچ بار یہود کو ملعون قوم قرار دیا گیا﴿وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ط بَلْ لَّعَنَھُمُ اللّٰہُ بِکُفْرِھِمْ فَقَلِیْلاً مَّا یُؤْمِنُوْنَ﴾ (البقرۃ :88)،﴿مِنَ الَّذِیْنَ ھَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ وَیَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا وَاسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَیًّا م بِاَلْسِنَتِھِمْ وَطَعْنًا فِی الدِّیْنِ ط وَلَوْ اَنَّھُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ وَاَقْوَمَ لا وَلٰکِنْ لَّعَنَھُمُ اللّٰہُ بِکُفْرِھِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلاً﴾(النساء:46)اور﴿اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ ط وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ نَصِیْرًا﴾(النساء:52)،﴿فَبِمَا نَقْضِھِمْ مِّیْثَاقَھُمْ لَعَنّٰھُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَھُمْ قٰسِیَۃً ج یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ لا وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُکِّرُوْا بِہٖ ج وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَآئِنَۃٍ مِّنْھُمْ اِلَّا قَلِیْلاً مِّنْھُمْ فَاعْفُ عَنْھُمْ وَاصْفَحْ ط اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ﴾(المائدۃ:13) ﴿لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ م بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ط ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ﴾ (المائدہ: 78)۔سورۂ اعراف آیت 167 میں اللہ نے اعلان کر دیا کہ قیامت تک ان پر ایسے لوگ بھیجتا رہے گا جو انہیں شدید عذاب سے دوچار کرتے رہیں گے۔

5- قرآن نے کہا کہ تم یہود پر کبھی بھی اعتماد نہیں کر سکتے۔ تمہیں ہمیشہ ان کی طرف سے وعدہ خلافی کے صدمے پہنچتے ہی رہیں گے﴿فَبِمَا نَقْضِھِمْ مِّیْثَاقَھُمْ لَعَنّٰھُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَھُمْ قٰسِیَۃً ج یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ لا وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُکِّرُوْا بِہٖ ج وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَآئِنَۃٍ مِّنْھُمْ اِلَّا قَلِیْلاً مِّنْھُمْ فَاعْفُ عَنْھُمْ وَاصْفَحْ ط اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ﴾(المائدۃ:13)۔ نبی کریم ﷺ نے مدینہ آ کر تین یہودی قبائل سے میثاقِ مدینہ کے نام سے معاہدات کیے اور تینوں نے ان معاہدات کی نہ صرف خلاف ورزی کی بلکہ ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کی آگ بھڑکانے میں ان ہی کا ہاتھ رہا ﴿وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ یَدُ اللّٰہِ مَغْلُوْلَۃٌ ط غُلَّتْ اَیْدِیْھِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بَلْ یَدٰہُ مَبْسُوْطَتٰنِ یُنْفِقُ کَیْفَ یَشَآءُ ط وَلَیَزِیْدَنَّ کَثِیْرًا مِّنْھُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا ط وَاَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ط کُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَھَا اللّٰہُ لا وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا ط وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ﴾ (المائدۃ:64)

یہود کے عزائم بالکل واضح اور علی الاعلان ہیں۔ وہ مسجدِ اقصٰی کو شہید کر کے تیسری بار ہیکلِ سلیمانی تعمیر کرنا چاہتے ہیں اور ایک ایسا Greater Israel بنانا چاہتے ہیں جس میں مدینۃ المنورہ بھی شامل ہوگا۔ اس اعتبار سے ان سے دوستی کیوں کر ممکن ہے۔

اسرائیل کو تسلیم کرنے کے حق میں ایک دلیل یہ بھی دی جاتی ہے کہ جب ہم ملک کی داخلہ پالیسی میں آیاتِ قرآنی سے رہنمائی حاصل نہیں کرتے تو خارجہ پالیسی میں بھی ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ بحیثیت مسلمان ہماری رائے اس کے برعکس ہونی چاہیئے۔ ہمیں اپنے تمام اندرونی و بیرونی تمام معاملات میں قرآن سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیئے۔